بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

ٹیلیفون نمبر ۳۳

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

الفضل

روزنامہ

قادیان

یوم یکشنبہ

جلد ۳۲	۱۵ ماہ اخاء ۱۳۲۳ھش	۲۷ شوال ۱۳۶۳ھ	۱۵ اکتوبر ۱۹۴۴ء	نمبر ۲۴۲

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۳ ماہ اخاء ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق آج ۲ بجے شام کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے کہ حضور کے دانت کی تکلیف کی وہی کیفیت ہے ۔ یعنی گو درد تیز نہیں ۔ لیکن دانت ابھی اپنی جگہ پر بیٹھا نہیں ۔ جب بھی اتفاقاً اس پر دباؤ پڑ جائے تو درد تیز ہو جاتا ہے چنانچہ قبل نماز جمعہ ایسا ہی واقعہ پیش آگیا ۔ اور درد شدید ہو گیا ۔ اسی وجہ سے حضور نماز کی تیاری کے باوجود نماز کے لئے نہ جا سکے ۔ اور خطبہ جمعہ حضرت مولوی شیر علی صاحب نے پڑھا ۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں ۔
— حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت سر درد اور نزلہ کی وجہ سے ناساز ہے دعائے صحت کی جائے ۔
— مولوی عبد الرحیم صاحب ابن حضرت مولوی شیر علی صاحب کا نکاح امۃ العزیز صاحبہ بنت حق نواز صاحب چک ۲۴۱ ضلع منٹگمری کے ساتھ بعوض ایک ہزار روپیہ مہر آج بعد نماز عصر حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے مسجد مبارک میں پڑھا اور دعا فرمائی مبارک ہو ۔ — موسمی تعطیلات کے بعد مکرم مولوی ابو العطاء صاحب نے حدیث کا درس بعد نماز ظہر مسجد اقصیٰ میں شروع کر دیا ہے ۔ — نظارت دعوت و تبلیغ کی طرف سے جناب محمد عمر صاحب گیانی واحد حسین صاحب

روزنامہ الفضل قادیان — ۲۷ شوال ۱۳۶۳ھ

گورو گوبند سنگھ صاحب کے صاحبزادوں کو کس نے قتل کیا؟

قبل ازیں ڈلہوزی کے بعض مسلمانوں کی اس کوتاہ اندیشی اور حد سے بڑھی ہوئی عداوت کا ذکر کیا جا چکا ہے کہ لاہور میں تو انہی دنوں مسلمان بانیٔ آریہ سماج کی کتاب ستیارتھ پرکاش کے اس دلآزار حصہ کی ضبطی کے لئے عدالت کا دروازہ کھٹکھٹا رہے ہیں ۔ جس میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذات والاصفات کے خلاف انتہا درجہ کی بد زبانی کی گئی ہے ۔ اور اسلامی عقائد کا ذکر نہائت غیر مہذب پیرایہ میں کیا گیا ہے ۔ لیکن ڈلہوزی کے بعض مسلمانوں نے آریوں کے ساتھ مل کر اور انہیں ہر قسم کی امداد دے کر یہ کوشش کی ۔ کہ اسلام کے مقابلہ میں آریوں کو غلبہ حاصل ہو ۔ یا کم از کم یہ کہ ڈلہوزی میں جلسہ کر کے آریوں نے اسلام پر جو اعتراضات کئے ۔ ان کے جواب دیئے جائیں ۔ کیونکہ انہوں نے اسلام پر اعتراض کرنے کے علاوہ جماعت احمدیہ کو بھی برا بھلا کہا تھا ۔ اب اسی قسم کی ایک اور مثال پیش کی جاتی ہے ۔

کچھ دن ہوئے سکھوں نے قادیان میں جلسہ کیا ۔ اور اس میں اسلام پر کئی ایک اعتراض کئے ۔ نیز مسلمان بادشاہوں کو ظالم اور جابر قرار دیتے ہوئے ان پر طرح طرح کے الزامات لگائے ۔ جن میں سے ایک یہ بھی تھا ۔ کہ گورو گوبند سنگھ جی کے صاحبزادوں کو نہائت ہی بے رحمانہ طریق سے قتل کیا گیا ۔ اور اس طرح سکھوں اور مسلمانوں میں منافرت کی خلیج وسیع کرنے کی کوشش کی گئی ۔ اور ایک رنگ میں سکھوں کو تلقین کی گئی ۔ کہ وہ نہ صرف مسلمانوں سے دوستانہ اور ہمدردانہ تعلقات نہ رکھیں بلکہ اپنا دشمن سمجھیں ۔ اور جہاں بس چلے ان پر تشدد کریں ۔

چونکہ اس قسم کی تلقین کرنیوالے سکھوں کا طریق عمل خلاف امن اور سکھوں اور مسلمانوں کے تعلقات کو بگاڑنے والا تھا اس لئے جماعت احمدیہ نے جلسہ منعقد کر کے جہاں سکھوں کے دوسرے اعتراضات کے جواب دیئے ۔ وہاں تاریخی شواہد اور واقعات کی بناء پر ثابت کیا ۔ کہ مسلمان بادشاہوں نے سکھ گوروؤں یا عام سکھوں پر کوئی ظلم نہیں کیا ۔ اور جن واقعات کو ظلم کے ثبوت میں پیش کیا جاتا ہے ۔ ان کے ذمہ وار ہندو تھے ۔ اسی سلسلہ میں گورو گوبند سنگھ جی کے صاحبزادوں کے حادثہ قتل پر بھی روشنی ڈالی گئی اور تاریخی واقعات کی رو سے اس الزام کی تردید کی گئی ۔

ظاہر ہے کہ ہم نے اپنے جلسہ میں جو کچھ بیان کیا ۔ وہ مسلمانوں اور سکھوں کے تعلقات کو خوشگوار بنانے اور غلط فہمیوں کو دور کرنے کے لئے نہائت ضروری تھا ۔ لیکن نہ معلوم اس جلسہ کی اطلاع اخبار "زمیندار" کو کیونکر پہنچی ۔ اور اس نے "مرزائی اور سکھ" کے عنوان سے ایک ایڈیٹوریل لکھ دیا ۔ جس میں اسلام اور شاہان اسلام پر سخت ناگوار اور بے بنیاد اعتراض کرنے والے سکھوں کی بے جا حمائت کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کے خلاف زہر اگلا ۔ چنانچہ لکھا ۔

"سکھ بھائیوں کو شکائت ہے کہ مرزائیوں نے ریتی چھلہ (قادیان) کے میدان میں ایک جلسہ کیا ۔ جس میں مرزائی مبلغوں نے تقریریں کیں ۔ اور ان تقریروں میں شری گورو گوبند سنگھ کے صاحبزادوں کا واقعہ شہادت توہین آمیز پیرایہ میں بیان کیا گیا ۔ اور دوسرے سکھ اکابر کی شان میں بھی گستاخی کی گئی ۔"

قطع نظر اس سے کہ "سکھ بھائیوں" "واقعہ شہادت" اور "سکھ اکابر" وغیرہ الفاظ سے "زمیندار" کا رجحان طبع ظاہر ہو رہا ہے ۔ تعجب تو یہ ہے کہ جس شکایت کا اس نے ذکر کیا ۔ اس کے متعلق اسے یہ معلوم ہی نہیں تھا ۔ کہ وہ صحیح ہے یا غلط چنانچہ اس نے خود لکھا ۔ کہ "اگر یہ شکایت صحیح ہے ۔" مگر باوجود اس کے اس نے جماعت احمدیہ کے خلاف انتہائی غیظ و غضب کا اظہار کیا ۔ اور ان سکھوں کو خوش کرنے کے لئے جنہوں نے اسلام اور شاہان اسلام پر سخت اعتراض کئے تھے ۔ محض اس لئے کہ جماعت احمدیہ نے نہائت تہذیب و شرافت کے ساتھ ان کے جواب دیئے ۔ اور ثابت کیا ۔ کہ گورو گوبند سنگھ صاحب کے صاحبزادوں کو مسلمانوں نے قتل نہیں کیا لکھ دیا کہ "ہم سکھ بھائیوں کو یقین دلاتے ہیں ۔ مسلمان اس شرارت کو سکھوں سے کم قابل نفرت نہیں سمجھتے ۔" نیز یہ کہ "مرزائی چونکہ غیر مسلم ہیں ۔ لہٰذا ان کے قول و فعل کی ذمہ داری مسلمانوں پر عائد نہیں ہو سکتی ۔" مگر یہ خبث بغض احمدی کی نہائت شرمناک مثال ہے ۔ سکھوں نے مسلمانوں پر الزام لگایا ۔ کہ انہوں نے گورو گوبند سنگھ صاحب کے صاحبزادوں کو قتل کیا ۔ مگر ہم نے اس کی تردید کی ۔ اور واقعات کے رو سے تردید کی ۔ مگر غیر احمدیوں کا نمائندہ "زمیندار" چونکہ یہ کہہ رہا ہے ۔ کہ اس الزام کی تردید کرنے سے سکھوں کی دلشکنی ہوتی ہے ۔ مسلمانوں کو چاہیئے ۔ کہ اس الزام کو درست تسلیم کر لیں ۔ اس لئے آئندہ ہم "زمیندار" کے قول کے ماتحت یہی کہا کریں گے کہ "زمیندار" کے آباؤ اجداد نے گورو گوبند سنگھ کے صاحبزادوں کو قتل کیا تھا ۔

جماعت احمدیہ کے مقابلہ میں تو "زمیندار" نے سکھوں کو خوش کرنے کے لئے اور ان کی رفاقت حاصل کرنے کے لئے ایسی پوزیشن اختیار کر لی ۔ جو کسی مسلمان کے نزدیک قطعاً قابل تسلیم نہیں ۔ لیکن یہ رفاقت چند روز سے زیادہ قائم نہ رہی ۔ اور "زمیندار" نے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایڈیٹر محمد غلام نبی

بھائی عبد الرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا

تعلیم الاسلام کالج قادیان

کیلئے

دولاکھ کی تحریک

کے متعلق اس وقت تک ۵۱۰۰۰/- روپے کے وعدے موصول ہوئے ہیں
احباب بہت جلد وعدوں کو دولاکھ سے بڑھانے اور روپیہ بھجوانے کی طرف توجہ فرمائیں
ناظر بیت المال قادیان

اخبار احمدیہ

درخواست ہائے دعا

(۱) چوہدری حاکم خان صاحب نمبردار بلانی ضلع گجرات بیمار ہیں۔ (۲) حافظ شفیق احمد صاحب قادیان کی ہمشیرہ امۃ سخت بیمار ہیں۔ (۳) شیخ محمد یوسف صاحب لائل پور کی اہلیہ صاحبہ عرصہ سے بیمار ہیں۔ (۴) محمد رمضان صاحب قادیان کی لڑکی بعمر ۲ سال بیمار ہے۔ سب کے لئے دعا فرمائیں۔

تقرر امراء

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مندرجہ ذیل جماعتوں کے لئے اصحاب ذیل کو ۳۰ر اپریل ۱۹۴۷ء تک امیر مقرر فرمایا ہے:

(۱) پراونشل انجمن احمدیہ سندھ۔ ڈاکٹر حاجی خان صاحب
(۲) حلقہ کھیوہ باجوہ۔ چوہدری ابو محمد عبداللہ صاحب
(۳) چک ۲۷/الف گوٹھ نمبر ۱۰۱۔ صوفی غلام محمد صاحب

(ناظر اعلیٰ)

جماعتہائے ضلع شاہ پور کی اطلاع کیلئے

جملہ جماعتہائے ضلع شاہ پور کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ بسلسلہ ضلع وار تنظیم مطابق اعلان نظارت علیا (الفضل ۱۷ر اگست ۱۹۴۴ء) مسجد احمدیہ سرگودھا میں ۱۵ر اکتوبر کو بروز اتوار بوقت ۱۰½ بجے صبح انشاء اللہ اجلاس ہوگا جس میں ہر ایک جماعت کے پریذیڈنٹ اور نمائندہ مشاورت گزشتہ کی شمولیت ضروری ہے۔ مندرجہ ذیل جماعتوں کے سیکرٹری صاحبان کو بذریعہ ڈاک بھی اطلاع دی گئی ہے۔ خوشاب۔ بھیرہ۔ گھوگھیاٹ ۸۶-۸۷ شمالی۔ ۹۰ شمالی۔ ۹۶-۹۷ شمالی ۹۸ شمالی۔ مجوکہ۔ ۱۱۶ جنوبی۔ ۹۴ جنوبی۔ ۱۱۵ جنوبی ۲۷ جنوبی۔ ۳۳۔ ۳۴ جنوبی۔ ۳۵ جنوبی۔ شاہ پور ۸ جنوبی۔ ۱۰۱ جنوبی۔ ۱۰ جنوبی۔ ۹۰ پنیار۔ کوٹ

مومن۔ مڈھ رانجھا۔ ادرحمہ۔ شاہ پور صدر بحکہ روڈو۔ پھلروان۔ چاہ جگیوالہ۔ ۹۸ شمالی مٹھا ٹوانہ۔

فضل احمد امیر جماعت سرگودھا

ولادت

(۱) میرے لڑکے غلام محمد ثالث کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ۹ر ظہور ۱۳۲۳ھش لڑکا عطا فرمایا۔ احباب جماعت دعا فرماویں۔ خداوند کریم مولود کو نیک خادم دین بنائے اور لمبی عمر عطا فرمائے سیدنا حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے نام محمد داؤد اقبال تجویز فرمایا ہے۔ خاکسار غلام محمد ثانی ریٹائرڈ فورمین ریلوے

(۲) سید سردار حسین شاہ صاحب اوورسیر قادیان کے ہاں ۱۲ر اکتوبر کو لڑکی تولد ہوئی اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔

تصحیح

الفضل مورخہ ۲۷ر اگست ۱۹۴۴ء میں انصار اللہ کے عہدیداران کی جو فہرست شائع ہوئی ہے۔ اس میں غلطی سے خواجہ عبدالغنی صاحب کو زعیم اور خواجہ غلام محمد صاحب کو سیکرٹری انصار اللہ جماعت باڑی پورہ لکھا ہے۔ یہ اصحاب باڑی پورہ کے نہیں بلکہ بانڈی پورہ کے انصار کے عہدہ دار مقرر ہوئے ہیں۔ احباب تصحیح کرلیں۔

ایک حافظ صاحب کی خدمات

میری تعلیم مولوی فاضل تک ہے اور قرآن کریم کا درس خدا کے فضل سے نہایت عمدگی سے دے سکتا ہوں سلسلہ کی کتب کا اچھی طرح سے واقف ہوں قرآن علم قرأت کے مطابق پڑھ اور پڑھا سکتا ہوں علاوہ خوراک ۲۰ روپیہ پر گزارہ کر سکتا ہوں۔ حافظ کرم الٰہی (نابینا)

کشتی نوح کے امتحان میں اول

الفضل مورخہ ... خواتین کے امتحان کشتی نوح کا جو نتیجہ شائع ہوا ہے۔ اس کے متعلق اطلاع ملی ہے کہ اس میں امۃ القدوس بیگم صاحبہ کو ...

پنجاب میں توسیع تبلیغ

پنجاب میں توسیع تبلیغ کے لئے حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی سیدنا المصلح الموعود اطال اللہ بقاءہ واطلع شموس طالعہ نے ۱۸ نئے دیہاتی مراکز قائم کرنے منظور فرمائے ہیں۔ ان مراکز میں ایک ایک مبلغ متعین رہے گا۔ جو اپنے حلقہ عمل میں مقامی جماعتوں کے تعاون کے ساتھ تبلیغی جد وجہد کیلئے ذمہ دار ہوگا۔ مراکز کے انتخاب کا سوال در پیش ہے۔ تحصیل گورداسپور تحصیل بٹالہ کی جماعتیں تبلیغی نقطہ نظر سے تبلیغ مقامی کے حلقہ عمل میں ہیں۔ ان کو چھوڑ کر پنجاب کی باقی تمام دیہاتی جماعتوں کے پریذیڈنٹوں وسیکرٹریان تبلیغ کو چاہیئے کہ جلد سے جلد اور ہر صورت میں ۳۰ اکتوبر سے پہلے پہلے مندرجہ ذیل معلومات خاکسار کو بھجوادیں۔ جو دیہاتی جماعتیں مطلوبہ معلومات ارسال نہیں کریں گی۔ ان کا نام حضرت اقدس کی خدمت میں پیش نہیں ہوسکے گا۔ اور اس طرح ممکن ہے کہ وہ مرکز کی برکات سے محروم رہیں۔

نورالدین منیر انچارج بیعت دفتر پرائیویٹ سیکرٹری۔

(۱) اپنے گاؤں کا نام ڈاک خانہ تحصیل وضلع۔
(۲) اپنے گاؤں کے ارد گرد کے دس گاؤں کے نام معہ ڈاک خانہ تحصیل وضلع۔ اور اپنے گاؤں سے ان دس دیہات کا فاصلہ اور سمت۔
(۳) اپنے گاؤں اور ارد گرد کے دس گاؤں کے متعلق مندرجہ ذیل معلومات:۔
(ا) کل آبادی (ب) کل تعداد احمدی مرد وعورت۔ (ج) مسلمان کتنے اور کس کس فرقے سے تعلق رکھتے ہیں (د) کیا ادنیٰ اقوام کے لوگ موجود ہیں۔ اگر ہیں تو کتنے اور کس مذہب سے تعلق رکھتے ہیں (ر) کیا گاؤں کے احمدیوں کی رشتہ داریاں ارد گرد کے دیہات میں ہیں۔ اگر ہیں تو کس کس گاؤں میں (ز) کیا ملحقہ دیہات کے لوگ متعصب تو نہیں ہیں (س) جنوری ۱۹۴۴ء سے ستمبر ۱۹۴۴ء تک تعداد بیعت کنندگان (ش) مسجد احمدیہ ہے یا نہیں۔

اشاعت اسلام فنڈ

ڈاک خانہ کے سیونگ بنک یا کسی اور بنک میں روپیہ جمع کرانے پر جو سود ملتا ہے۔ اس متعلق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ فتویٰ ہے کہ یہ سودی روپیہ اپنی ذات پر خرچ کرنا یا اپنے ہمسایوں یا مساکین کو دینا حرام ہے۔ یہ روپیہ صرف اشاعت اسلام پر خرچ ہونا چاہیئے سو جن احباب کو یہ روپیہ ملے وہ یہ روپیہ اشاعت اسلام کی مد میں خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں ارسال فرمایا کریں۔ (ناظر دعوت وتبلیغ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع

قادیان ۱۳ر ماہ اخاء آج۔ پروگرام کے مطابق صبح آٹھ بجے سے دس بجے تک تیاری مقام اجتماع اور دیگر نظاموں کا صدر محترم نے معائنہ فرمایا۔ ۱۰ بجے سے ۱۲ بجے تک مقامی خدام اور اطفال نے اپنے خیمے نصب کئے۔ اسکے بعد مقامی خدام کو نماز جمعہ اور کھانے کیلئے رخصت دیگئی۔ اور بیرونی خدام کو مقام اجتماع میں کھانا کھلایا گیا۔ دوپہر کی گاڑی سے آنے والے خدام کا سٹیشن پر استقبال کیا گیا۔ نماز جمعہ وعصر کے بعد بیرونی خدام کے لئے جگہ کی تعیین کی گئی۔ اور اس کے بعد صدر محترم نے دعا کے ساتھ اجتماع کا افتتاح فرمایا۔ اور خدام کے خیموں کا معائنہ کیا۔ جسمیں خدام کے سامان۔ احزاب کی تنظیم اور خیموں کا درست نصب کرنا شامل تھا۔ بعد ازاں نماز مغرب وعشاء ادا کی گئی۔ اب کے یہ اجتماع محلہ دارالانوار میں ہوا ہے۔ (نامہ نگار سالانہ اجتماع)

... حقیقت۔ سکنڈ میں۔ فرسٹ امۃ الحفیظ بیگم بنت مولوی غلام حسین صاحب آف جھنگ ہیں۔ جنکے حاصل کردہ نمبر ۹۴ ہیں۔ ۔ اُم داؤد

جنگ کے اسباب

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا ایک خطبہ اور اخبار "کوثر"

از جناب میاں عطاء اللہ صاحب بی اے - ایل - ایل بی امرتسر

"کوثر" کا مقالہ

اقبال کے نام نہاد فلسفۂ خودی نے خواہ اور کوئی نتیجہ نہ پیدا کیا ہو۔ ایک گروہ ایسے خود بین و خود پسند لوگوں کا ضرور پیدا کیا ہے۔ جو نشۂ پندار میں ہر وقت بدمست رہتے۔ اور کچھ نہ جانتے ہوئے انا و لا غیری کا نعرہ نہائت بلند آہنگی سے لگاتے ہیں۔ وہ اپنی اصطلاح میں شاید اس وقت اپنی خودی کو بلند کر رہے ہوتے ہوں لیکن ایک سلیم العقل انسان ان کے جہل مرکب پر سر پیٹ کے رہ جاتا ہے۔ اس جہل مرکب کی ایک نہائت درخشندہ مثال اخبار "کوثر" کا وہ مقالہ ہے۔ جو دین و دانش کے واحد اجارہ دار مدیر "کوثر" نے حضرت فضل عمر ایدہ اللہ تعالےٰ کے ایک خطبہ جمعہ پر تنقید کرتے ہوئے سپرد قلم کیا ہے آج میں اس کے متعلق کچھ عرض کرنا ہوں:۔

مذکورہ بالا خطبہ میں جو ۲۶ اگست کے "الفضل" میں شائع ہوا حضور فرماتے ہیں۔ "جس وقت میں نے تحریک جدید شروع کی تھی۔ اس وقت میں نے بتایا تھا۔ کہ چونکہ حکومت کے بعض افسروں نے ہم پر ظلم کئے ہیں۔ اس لئے ان کو ضرور ان کے ظلم کی سزا ملے گی۔ اور میں نے بیان کیا تھا کہ ہمارے پاس تو ایسے سامان نہیں۔ کہ ہم ان کو سزا دے سکیں۔ لیکن خدا کے پاس ہر قسم کے سامان ہیں۔ وہ ضرور انکو ان کے ظلم کی سزا دے گا۔ یہ بات میرے ۱۹۳۴ء اور اس کے بعد کے خطبات میں موجود ہے۔ جس کے ماتحت انگریزوں کا جنگ میں حصہ لینا مقدر تھا۔ میں نے قبل از وقت کہہ دیا تھا۔ کہ آخر میں فتح انگریزوں کے لئے مقدر ہے۔ مگر حکومت کی طرف سے ہمارے ساتھ انصاف کرنے میں جو کوتاہیاں ہوئی ہیں۔ ان کی سزا ان کو ضرور ملے گی۔"

ارشاد مذکورہ بالا پر مدیر صاحب فرماتے ہیں "الفضل سے امام جماعت احمدیہ قادیان کا ایک خطبہ شائع کیا ہے۔ جس میں مقرر نے موجودہ جنگ عالمگیر کے اسباب کے متعلق ایک حیرت انگیز نظریہ پیش کیا ہے۔ جس پر قادیان کا پیر پرست دنیا تو جھوم جھوم گئی ہوگی۔ مگر عقل و دانش، تاریخ عالم اور تعلیمات اسلامی یقیناً افسوس کر کے رہ گئی ہونگی۔"

"کوثر" سے ہمدردانہ گزارش

ایک اور مقام پر یہ افلاطون زماں اپنی حواس کی درستی کا ثبوت اس طرح دیتا ہے۔ "ہمیں اس قادیانی منطق سے فی الحال کوئی بحث نہیں۔ اس کارخانۂ علم و حکمت سے ہر روز ایسے ہی نادر و عجیب نظریے شائع ہوتے رہتے ہیں۔ اور سوال ان کی نوعیت اور ان کی صحت و درستی کا نہیں۔ بلکہ اس دماغی سانچے کا ہے۔ جس میں یہ ڈھل کر نکلتے ہیں۔ گربہ شاشید گفت باراں شد اسی قسم کے دماغوں کے رشحات فکر کے متعلق ارشاد کیا ہے۔ کہ

واقعات عالم کو اپنی ذات و افکار سے منسوب کرنا ہمیشہ سے اہل باطل کا شیوہ رہا ہے۔ اور اہل حق ہمیشہ اس قسم کی تعلیوں سے احتراز کرتے رہتے ہیں۔"

"کوثر" کی اس لبریز دشنام تنقید پر کچھ عرض کرنے سے قبل میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ہمارے خلاف افترا و دشنام کے تیر چلانے والے آپ کوئی پہلے دشمن نہیں ہیں۔ ہمارے دل ان زخموں کے عادی ہو چکے ہیں۔ اگر آپ کی تنقید بعض امور کے متعلق نافہمی اور انہیں سمجھنے کے احساس پنہاں پر مبنی نہ ہوتی۔ تو اسے ہرگز درخور اعتنا نہ سمجھا جاتا۔ نقد و تبصرہ میں دیانتداری اور اعلےٰ معیار فن کو مدنظر رکھنے والے لوگ ہمارے ملک میں نہائت کمیاب ہیں۔ بایں ہمہ "کوثر" کی تنقید کا جواب عرض کیا جاتا ہے۔ اگر مدیر "کوثر" کی ضمیر کی خاکستر خفتہ میں کہیں کوئی چنگاری موجود ہوئی تو ممکن ہے۔ انہیں اعتراف گناہ کی طرف مائل کر دے۔ لیکن اگر ایسا نہ ہوا۔ تو ہم سمجھیں گے ع

کرب بید اد گر برنج فزا او رسبھی

ہمیں معلوم ہے۔ کہ مالی مجبوریاں اور اخبار کو کامیابی سے چلانے کا خیال مدیر صاحب کو ہمارے خلاف لکھنے پر مجبور کر رہا ہے۔ اور ممکن ہے ان کی مجبوریاں حد سے بڑھ رہی ہوں۔ اس کے باوجود ہم یہ کہنے سے رک نہیں سکتے کہ کاش عاقبت بینی انہیں اس راہ پر چلنے سے روک دے ع

مرد آخر بیں مبارک بندہ ایست

کاش وہ بد زبانی اور دشنام طرازی کی جس راہ پر نئے نئے گامزن ہوئے ہیں اسے یکسر چھوڑ دیں۔ اور اپنے بزرگ اور صالح والدین کی روحانی اذیت کا موجب نہ بنیں۔ روٹی کمانے کے لئے اور ہزار دل شغل ہیں۔ آپ شعر کہا کریں۔ کسی مالدار کی حسب عادت پگڑی اچھال لیا کریں۔ لطیفہ گوئی کیا کریں۔ مجالس مزاح کے صدر بنیں سیاسیات میں ٹانگ اڑائیں۔ لیکن اس بازیش ہا بام بازی سے باز آ جائیں۔ یہ چیز بہت مہنگی پڑے گی پاکوں کی ہتک کرنا کبھی اچھے پھل نہیں لاتا ع

مراد ما نصیحت بود گفتیم

"کوثر" کا کارخانہ علم و حکمت

اب جواب عرض کیا جاتا ہے۔

مدیر صاحب کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے ارشاد پر ایک اعتراض ان کے اپنے الفاظ میں یہ پیدا ہوا ہے۔ کہ "مقرر کے الفاظ کا مطلب یہ ہوا۔ کہ مشرق سے مغرب تک جو تباہی پھیل گئی۔ کرۂ ارضی خون آدم سے لالہ زار اور آب جو رنگیں ہو گیا وغیرہ۔ وہ صرف اس لئے ہوا۔ کہ ۱۹۳۴ء میں پنجاب نام ایک علاقہ کے ایک قصبہ میں ایک گروہ رہتا تھا جس پر پنجاب کی حکومت کے بعض افسروں نے ظلم کیا۔"

کیا مدیر صاحب بتائیں گے کہ حضرت اقدس کے کن الفاظ سے آپ نے یہ سمجھا کہ مشرق سے مغرب تک تباہی کی یہ آگ صرف حکومت پنجاب کے بعض افسروں کے ظلم کی وجہ سے لگی۔ اگر آپ ایک لفظ بھی ایسا نہ دکھا سکیں۔ تو کیا آپ کو احساس ہوگا۔ کہ یہ یحرفون الکلم عن مواضعہ کا ارتکاب ہے۔ اور اسکی سزا حضرت عزیز و ذو انتقام سے نہائت عبرتناک ملا کرتی ہے۔ نیز کیا آپ یہ بتائیں گے۔ کہ آپ نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے اس ارشاد کو "جنگ کے اسباب" کا فلسفہ نظریہ کیونکر سمجھا۔ عرف عام میں اسباب جنگ سے جنگ کی تمدنی اقتصادی اور سیاسی وغیرہ وغیرہ مراد ہوتی ہیں۔ حضور کے کس فقرے سے آپ نے یہ سمجھا۔ کہ حضور نے اس میں اسباب جنگ کے متعلق کوئی نظریہ بیان کیا ہے۔

آپ کی منطق دانی کی دستار فضیلت تو آپ کی ابتدائی چند سطور ہی میں جہل کے خم کدے میں جا گری۔ کہ کبھی تو اس ایک سبب کو کہ ظالموں کو اس ظلم کی سزا ملے گی اسباب جنگ قرار دیا۔ اور کبھی بد دیانتی کی راہ سے اس عالمگیر جنگ کی صرف وجہ اسی ایک ظلم کو ٹھہرا لیا۔ کیا آپ بتائیں گے۔ کہ اس ایک موجب سزا کو جو سبب نہیں کہلایا کرتا کبھی صرف ایک سبب اور کبھی اسباب کہنا کس کارخانہ علم و حکمت کی ایجاد ہے؟

ایک مثال

میں اس جگہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے ارشاد کی توضیح کے لئے ایک مثال عرض کرتا ہوں۔ ایک ظالم و جابر آدمی کسی مرنجاں مرنج نیک بخت انسان کو بلاوجہ زد و کوب کرتا ہے۔ مظلوم کے موہنہ سے بے اختیار نکلتا ہے۔ کہ وہ تو بے بس ہے۔ لیکن اسکا حامی و ناصر مولےٰ ضرور ظالم کو ظلم کی سزا دیگا۔ وہی ڈاکو اسی دن ایک اور آدمی کے گھر میں ڈاکہ ڈالتا اور پکڑا جاتا ہے۔ اسپر مقدمہ چلتا ہے۔ اور اسے سزا ملتی ہے۔ مدیر "کوثر" غور سے سنیں۔ کہ ڈاکو کی سزا کا سبب تو وہ ڈاکہ ہوا۔ جس میں وہ پکڑا گیا۔ اور وہ مقدمہ ہوا جو اسکے خلاف چلا۔ اور وہ مجسٹریٹ ہوا جسنے اسے سزا دی۔ پھر وہ حکومت سبب ہوئی جسنے اسے زندان میں ڈالا۔ لیکن دراصل اسکی سزا کا موجب وہ آہ ہوئی۔ جو مظلوم کے دل سے نکلی۔ اور اس سے پیشتر ان ہزاروں مظلوم انسانوں کے دلوں سے نکلی ہوئی بد دعائیں ہیں۔ جنکو اسنے دکھ دیا تھا۔ نصر ما قیل ہ

بترس از آہ مظلوماں کہ ہنگام دعا کردن
اجابت از در حق بہر استقبال مے آید

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اگر مدیر کوثر اپنی عقل کے تمام اجزائے پریشان جمع کر کے غور کرتے تو کیا انہیں یہ سمجھ میں نہ آسکتا تھا۔ کہ اللہ تعالے ظلام للعبید نہیں۔ وہ کسی کو صرف کسی ایک جرم کی بنا پر جب تک کہ وہ نہایت ہی بیباکانہ جرم نہ ہو سزا نہیں دیتا۔ ہمیشہ ظلم کی ناؤ بھر کر ہی ڈوبا کرتی ہے۔ ہاں جب کسی کی سزا کا وقت آتا ہے تو وہ ظالم اکثر دفعہ کسی خدا کے پیارے بندے کا دل دکھاتا ہے۔ اور یہ جرم اس کی کشتی کو ڈبونے کے لئے سنگ آخری ثابت ہوتا ہے۔

مظلوم کی آہ کا غیر معمولی اثر

میں تو حیران ہوں کہ اس خطبہ میں آخر وہ کیا بات تھی جو مدیر کوثر کی سمجھ میں نہ آئی۔ کیا ان کا خیال ہے۔ کہ مظلوم کی آہ دنیا میں کوئی اثر پیدا نہیں کرتی؟ انہیں یاد رکھنا چاہیئے کہ جس طرح مادی اسباب میں علت و معلول کا سلسلہ جاری ہے۔ اور ایک علت مادی صورت کے لحاظ سے اتنا مختلف اور ایسا محیر العقول نتیجہ پیدا کرتی ہے۔ کہ عقل کی انتہائی کوشش بھی معلول کی صرف صورت سے علت کو نہیں پہچان سکتی۔ اسی طرح توجہ اور دعا کی روحانی تحقیقات مادی علتوں سے ہزار گنے زیادہ اہم تغیرات کا موجب ہو جاتی ہیں۔ اور گو یہ کیفیات "سبب" نہیں کہلاتیں لیکن بلاشبہ عالم اسباب میں ایسا حشر برپا کر دیتی ہیں۔ اور ایسے نہاں در نہاں طریق سے اسباب کا جامہ پہنتی ہیں کہ مدیر کوثر ایسے فدا کار زنجیر اپنی عقل کے خواہ کتنے ناخن اتروائیں ان کی سمجھ میں یہ مسئلہ نہیں آسکتا۔ یہ اس لئے ہے کہ

پردے میں قادر کے اسرار ہیں
اور عقلیں وہاں ہیچ و بیکار ہیں

تو بیک قطرہ داری ز عقل و خرد — مگر قدرتش بحر بے حد و عد
اگر مثنوی قصہ صاد قال — مخنباں سر خود چو تنہا یاں
تو خود را خردمند فہمیدہ — مقامات مرداں کجا دیدہ

قرآنی اصطلاح میں ایسے تغیرات کو جو انفس و آفاق میں بہ نتیجہ دعا ظہور پذیر ہوتے ہیں نصرت کہتے ہیں اور اس کا جزو اعظم دشمنوں پر آسمانی نشانوں اور الٰہی تائیدوں کے ذریعہ سے غلبہ پانا ہے۔ اور میں سچ کہتا ہوں کہ یہی نصرت الٰہی مومن و کافر میں مابہ الامتیاز ہے۔ مومن اسی کے سہارے جیتے اور اسی دولت عظمے کے حاصل ہو جانے کی امید میں مصائب و شدائد کے کوہ شکن زلازل کو برداشت کر جاتے اور دامن صبر ہاتھ سے جانے نہیں دیتے۔ قرآن کریم میں کس خوبصورتی سے اس کا نقشہ کھینچا گیا ہے

ام حسبتم ان تدخلوا الجنۃ ولما یاتکم مثل الذین خلوا من قبلکم مستھم الباساء والضراء وزلزلوا حتی یقول الرسول والذین اٰمنوا معہ متی نصر اللہ۔ الا ان نصر اللہ قریب

نصرت الٰہی کے کرشمے

غرض دعاؤں کے نتیجے میں جلد آئے یا بدیر نصرت الٰہی ضرور آتی ہے۔ اور بقول حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء علیہ السلام

جب آتی ہے تو پھر عالم کو اک عالم دکھاتی ہے
وہ بنتی ہے ہوا اور ہر خس رہ کو اڑاتی ہے
وہ ہو جاتی ہے آگ اور ہر مخالف کو جلاتی ہے
کبھی وہ خاک ہو کر دشمنوں کے سر پہ پڑتی ہے
کبھی ہو کر وہ پانی ان پہ اک طوفان لاتی ہے

وہ کنکریوں کی مٹھی جو خواجہ بدر و حنین صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ہاتھوں سے گرتے ہی طوفان باد و باران بن گئی تھی۔

وہ نصرت ہی کا کرشمہ تھا

جب کہ خود خدا تعالے نے فرمایا ما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمی۔ اور وہ اسی لئے نازل ہوتی تھی تا ان اللہ علی نصرھم لقدیر کا نقش مومنین کے قلوب پر ڈالے اور مومنین کے دلوں میں خدا کا وعدہ پورا ہوتا دیکھ کر اسکی ہستی پر کامل یقین پیدا ہو۔ ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ۔

ہمیں تو تعجب ہے کہ مدیر کوثر کو اس کروڑوں اربوں دفعہ ثابت شدہ حقیقت کے انکار کی جرأت کیونکر ہوئی۔ کیا آدم سے لیکر آج تک اللہ تعالے کا اپنے نیک بندوں سے یہی معاملہ نہیں رہا کہ وہ ان کی دعاؤں کو سنکر دنیا میں حیرت انگیز تغیرات پیدا کرتا رہا ہے۔ کیا انہوں نے خلیل اللہ کا آگ میں پڑ کر سلامت نکلنا اور موسےٰ کا نیل میں سے اپنی قوم کو لیکر نکل جانا اور اسی دریا میں آل فرعون کا غرق ہونا اور ایسے ہی ہزاروں نشانات قرآن کریم میں نہیں پڑھے نہ معلوم انہوں نے کونسی "تاریخ عالم" پڑھی ہے جس میں انہیں خدائے پاک کی عجیب و غریب نصرتوں کا ایک بھی واقعہ نظر نہیں آیا۔

کاش مدیر کوثر کو زندگی بھر نصرت کے اس آب حیات کا ایک قطرہ بھی کبھی نصیب ہو جاتا۔ تا ان کی ساری کج بحثیاں وہیں ختم ہو جاتیں۔ لیکن ہائے بعد حسرت کہنا پڑتا ہے کہ ع

ہائے کم بخت تو نے پی ہی نہیں

موجودہ جنگ کے متعلق حضرت امیر المومنین کی پیشگوئی

اس سلسلے میں یہ بات خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ مدیر کوثر کو یہ جرأت نہیں ہوئی۔ کہ وہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی کئی سال قبل از وقت بیان فرمودہ پیشگوئی کے وجود سے انکار کریں۔ نہ ہی انہوں نے یہ کہنے کی جرأت کی ہے۔ کہ ایسی پیشگوئی قیاس پر مبنی تھی۔ یہ کیسی بصیرت افروز بات تھی۔ اگر مدیر کوثر لاعلاج روحانی نابینائی میں مبتلا نہ ہوتے تو اس عظیم الشان پیشگوئی سے عظیم الشان روحانی فائدہ اٹھا سکتے تھے۔ کیا ۱۹۳۴ء میں عقل و قیاس سے یہ کہا جا سکتا تھا کہ کوئی جنگ چھڑنے والی ہے جس میں انگریزوں کی شمولیت لابدی ہے۔ اور یہ کہ اس میں انگریز اپنے ظلموں کی سزا ضرور پائیں گے۔ اگر مدیر کوثر اپنی دوربین عقل کے ثبوت میں ایسا کوئی ایک قول اُس وقت کا پیش کریں کہ انہوں نے بھی دنیا کے حالات کا اندازہ کر کے اس وقت کہا تھا کہ انگریز کسی جنگ میں حصہ لیں گے اور انہیں سزا ملے گی۔ تو ہم ان کی عقل و فراست پر اُن کے اپنے حق میں خود لکھے ہوئے سرٹیفکیٹ پر دستخط کر دیں گے۔ لیکن جس طرح اماوس کی شب تار سورج کی روشنی سے ازلی ابدی طور پر محروم ہے۔ ایسا ہی مدیر کوثر ایسی روحانی اور عقلی روشنی سے یکسر عاجز ہیں۔

موجودہ جنگ عذاب الٰہی ہے

مدیر کوثر کا ایک اور اعتراض یہ ہے کہ سزا بہت زیادہ اور جرم نہایت حقیر ہے اس کے متعلق میں عرض کر چکا ہوں کہ انگریز قوم اور یورپ کا یہی ایک جرم نہ تھا جسکے باعث مشیت ایزدی نے کرۂ ارضی کو خون آدم سے لالہ زار بنانا پسند فرمایا۔ مدیر کوثر کو تسلیم ہے۔ کہ ہزاروں لاکھوں بستیاں ویران اور ملک کے ملک برباد ہو گئے ہیں۔ بچے یتیم اور سہاگنیں بیوہ ہو گئیں۔ الغرض وہ ہوا ہے جو آجتک تاریخ انسانی میں نہیں ہوا۔ ظاہر ہے کہ اس عالمگیر تباہی کو عذاب الٰہی کے سوا اور کوئی نام نہیں دیا جا سکتا بلکہ خود مدیر کوثر بھی اسکا یہی نام رکھتے ہیں۔ ادھر اللہ تعالیٰ بار بار قرآن حکیم میں فرماتا ہے۔ کہ فکاین من قریۃ اھلکناھا وھی ظالمۃ وکم قصمنا من قریۃ کانت ظالمۃ اور ایک جگہ تو بطور قاعدہ کلیہ کے بیان فرمایا کہ عذاب خواہ ناگہاں آئے یا نوٹس کے بعد بہر حال صرف ظالم بستیاں ہی ہلاک کی جاتی ہیں۔ چنانچہ فرمایا۔ قل ارأیتکم ان اتٰکم عذاب اللہ بغتۃ او جھرۃ ھل یھلک الا القوم الظالمون

پس ہر ذی ہوش یہ نتیجہ نکالنے پر مجبور ہے کہ صرف ظالم بستیاں ہی عذاب الٰہی کا نشانہ بن رہی ہیں۔ مدیر کوثر کو خواہ مخواہ ہی شہر کا اندیشہ دبلا کر رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ظالم نہیں اُس کی جزا درست ہے۔ معلوم ہوتا ہے۔ انہیں ٹیگور آنجہانی کی زلزلہ بہار کے زمانہ کی ایک بحث یاد آرہی ہے۔ اور ان کا قلب فلسفہ حوادث کی چونی دیگچونگی میں ڈانواں ڈول ہو رہا ہے۔ اور یہ غصہ آپ احمدیوں کو گالیاں دے کر نکالنا چاہتے ہیں۔ وہ یاد رکھیں کہ احمدی یقین رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی قضا عدل پر مبنی ہے۔ اور جو بستی اپنے طغیان ظلم کے باعث مستحق ہلاکت ہو جاتی ہے۔ وہ ہلاک ہوتی ہے۔ ہاں عالمگیر عذاب الٰہی کے لئے ایک شرط لازم و مقدم یہ ہے کہ وما کنا معذبین حتی نبعث رسولا۔ اس شرط کے ماتحت سزا سے پہلے جیسے قرآن کریم نے فاذنوا بحرب من اللہ کے الفاظ سے ذکر فرمایا ہے۔ جنگ کا الٹی میٹم دینے والے کسی مرسل من اللہ کا موجود ہونا ضروری ہوتا ہے۔

عذاب سے قبل نبی کا مبعوث ہونا

اس جگہ ہم مدیر کوثر اور اسی قبیل کے دیگر برخود غلط ماہران "تاریخ عالم" و "علمیات اسلامی" کے لئے یہ مسئلہ جو ہمیشہ ان کے انکار کی بیچ سے کھٹکتا رہتا ہے۔ اور کبھی ان کی سمجھ میں نہیں آتا وضاحت کے ساتھ بیان کر دینا چاہتے ہیں کہ وما کنا معذبین حتی نبعث رسولا کے ماتحت مرسل کا مقام معذب قوم کے لئے الٹی میٹم لانے والے سفیر کا ہوتا ہے۔ اور یہ ظاہر ہے کہ کبھی کسی عقلمند نے الٹی میٹم کو یا سفیر کو جنگ کا سبب نہیں سمجھا۔ ہمارے دشمن کمال نادانی کر کے ہمیں یہ الزام دیتے رہتے ہیں۔ کہ یہ عجیب نبی آیا کہ ساری دنیا کے لئے عذاب اپنے ساتھ لایا ہے۔ حالانکہ نبی رحمت ہوتے ہیں۔ انہیں یاد رکھنا چاہیئے کہ اعلان جنگ۔ جنگ کے وقت کی تعیین کیلئے ہوتا ہے تا اسکے بعد کوئی قوم کسی نرمی کا استحقاق بیان کر سکے۔ اعلان کے بعد خدا کی طرف سے تمام عطا فرمودہ رعایات واپس لے لی جاتی ہیں اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سے۔ اب تو تری کے گئے دن اب خدا کے غضب
کام وہ دکھلائے گا جیسے تھوڑے سے آباد

والی کیفیت وقوع پذیر ہو جاتی ہے۔ اس جنگ کا سبب نبی نہیں ہوتا۔ بلکہ قوم اس سے پہلے ہی الٰہی عدل میں سزا کی مستوجب ہو چکی ہوتی ہے اور اس سفیر خدا سے استہزا اور اس کا انکار گویا خدا کی طرف سے سزا کے چیلنج کو قبول کرنا ہوتا ہے نادان یہ اعتراض کرتے ہیں کہ نبی کی آمد کی وجہ سے عذاب آیا۔ اور پھر انہیں اپنے انکار اور اس عبرتناک سزا میں جو انہیں ملنا شروع ہو جاتی ہے کوئی نسبت سمجھ میں نہیں آتی۔ اور سارا معاملہ انہیں ایک عقدۂ لاینحل معلوم ہونے لگتا ہے لیکن نقص واقعات میں نہیں اس خود تراشیدہ نظریے میں ہے کہ نبی کی وجہ سے عذاب آیا۔ حالانکہ اصل بات یہ ہوتی ہے کہ معذب قوم کے بارودِ گناہ کیلئے انکار کا فتیلہ ایک بہانہ ہوتا ہے ورنہ اس گھر کو آگ پہلے ہی لگنے والی ہوتی ہے۔ اور یہ تخریب تعمیر نو کے لئے لازم ہوتی ہے۔

عذاب کیوں آتا ہے؟

اس حقیقت کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نہایت ہی خوبصورت انداز میں شواہد عالم کے ساتھ اپنی مشہور کتاب حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۱۶۰ پر بیان فرمایا ہے۔ حضور فرماتے ہیں:۔

"میں نے کبھی نہیں کہا یہ تمام زلزلے جو سان فرانسسکو وغیرہ مقامات میں آئے ہیں یہ محض میری تکذیب کی وجہ سے آئے ہیں۔ کسی اور امر کا اس میں دخل نہیں۔ ہاں میں کہتا ہوں کہ میری تکذیب ان زلزلوں کے ظہور کا باعث ہوئی ہے۔ بات یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے تمام نبی اس بات پر متفق ہیں کہ عادت اللہ ہمیشہ سے اسی طرح پر جاری رہی ہے کہ جب دنیا ہر ایک قسم کا گناہ کرتی ہے۔ اور بہت سے گناہ ان کے جمع ہو جاتے ہیں تب اس زمانہ میں خدا اپنی طرف سے کسی کو مبعوث فرماتا ہے۔ اور کوئی حصہ دنیا کا اس کی تکذیب کرتا ہے۔ تب اس کا مبعوث ہونا دوسرے شریر لوگوں کو سزا دینے کے لئے جو پہلے ہی مجرم ہو چکے ہیں ایک محرک ہو جاتا ہے۔ اور جو شخص اپنے گذشتہ گناہوں کی سزا پاتا ہے اس کے لئے اس بات کا علم ضروری نہیں کہ اس زمانہ میں خدا کی طرف سے کوئی نبی یا رسول موجود ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وما کنا معذبین حتی نبعث رسولا۔ پس اس سے زیادہ میرا مطلب نہ تھا۔ کہ ان زلزلوں کا موجب میری تکذیب ہو سکتی ہے۔ یہی قدیم سنت اللہ ہے۔ جس سے کسی کو انکار نہیں ہو سکتا۔ سو سان فرانسسکو وغیرہ مقامات کے رہنے والے جو زلزلہ اور دوسری آفات سے ہلاک ہو گئے ہیں۔ اگرچہ اصل سبب ان پر عذاب نازل ہونے کا ان کے گزشتہ گناہ تھے۔ مگر یہ زلزلے ان کو ہلاک کرنے والے میری سچائی کا ایک نشان تھے۔ کیونکہ قدیم سنت اللہ کے موافق شریر لوگ کسی رسول کے آنے کے وقت ہلاک کئے جاتے ہیں۔ پس اس میں کیا تکذیب ہے کہ میری پیشگوئیوں کے بعد دنیا میں زلزلوں اور دوسری آفات کا سلسلہ ہو جانا میری سچائی کے لئے ایک نشانی ہیں۔ یاد رہے کہ خدا کے رسول کی خواہ کسی حصۂ زمین میں تکذیب ہو مگر اس تکذیب کے وقت دوسرے مجرم بھی پکڑے جاتے ہیں۔ جو اور ملکوں کے رہنے والے ہیں جن کو اس رسول کی خبر بھی نہیں۔ جیسا کہ نوح کے وقت میں ہوا۔ کہ ایک قوم کی تکذیب سے ایک دنیا پر عذاب آیا۔ بلکہ پرند چرند بھی اس عذاب سے باہر نہ رہے۔ غرض عادت اللہ اسی طرح پر جاری ہے کہ جب کسی صادق کی حد سے زیادہ تکذیب کی جائے یا اس کو ستایا جائے۔ تو دنیا میں طرح طرح کی بلائیں آتی ہیں۔ خدا تعالیٰ کی تمام کتابیں یہی بیان فرماتی ہیں اور قرآن شریف بھی یہی فرماتا ہے۔ جیسا کہ حضرت موسیٰ کی تکذیب کی وجہ سے مصر کے ملک پر طرح طرح کی آفات نازل ہوئیں۔ جوئیں برسیں۔ مینڈک برسیں۔ خون برسا اور عام قحط پڑا۔ حالانکہ ملک مصر کے دور دور کے باشندوں کو حضرت موسیٰ کی خبر بھی نہ تھی اور نہ ان کا اس میں کچھ گناہ تھا۔ اور نہ صرف یہ بلکہ تمام مصریوں کے پلوٹھے بچے مارے گئے اور فرعون ایک مدت تک ان آفات سے محفوظ تھا۔ اور جو محض بے خبر تھے وہ پہلے مارے گئے۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں جن لوگوں نے حضرت کو صلیب سے قتل کرنا چاہا تھا۔ ان کا تو بال بھی بیکا نہ ہوا۔ اور وہ آرام سے زندگی بسر کرتے رہے۔ لیکن چالیس برس کے بعد جب وہ صدی گزرنے پر تھی تو طیطوس رومی کے ہاتھ سے ہزاروں یہودی قتل کئے گئے۔ اور طاعون بھی پڑی۔ قرآن شریف سے ثابت ہے کہ یہ عذاب محض حضرت عیسیٰ کی وجہ سے تھا۔ ایسا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں سات برس کا قحط پڑا۔ اور اکثر اس قحط میں غریب ہی مارے گئے۔ اور بڑے بڑے سردار فتنہ انگیز جو دکھ دینے والے تھے مدت تک عذاب سے بچے رہے"۔

اس حوالہ سے مدیر کوثر کی تسلی ہو جانی چاہیئے کہ سزا پانے والے بلاوجہ سزا نہیں پا رہے۔ بلکہ عذاب کی چکی دانہ دانہ دیکھ کر پیس رہی ہے۔ پھر ان کا یہ خدشہ بھی بلاوجہ ہے کہ جب احمدیوں سے بڑھ کر ظلم مجلس احرار۔ مجلس خلافت۔ کانگرس اور دوسری سیاسی جماعتوں کے افراد کے ساتھ ہوا۔ تو پھر ان کی وجہ سے سزائیں نہ ملیں۔ ہم کب مانتے ہیں کہ خدا کی نظروں سے کوئی جرم مخفی رہ سکتا ہے۔ اگر واقعہ میں ان ممبران مجالس پر ظلم ہوا تو بوقت سزا یہ ظلم بھی حساب کے بغیر نہیں رہے ہوں گے اور ان کی سزا بھی تجویز ہوئی ہوگی۔ لیکن افسوس ہے کہ مدیر کوثر نے اپنی چشم بصیرت اس عالم ازرو حقیقت سے روشن نہ کی۔ کہ صرف اور صرف سیدنا حضرت فضل عمر ایدہ اللہ کے صاف آئینہ قلب پر ہی آسمان پر صادر شدہ احکام کا پرتو پڑا اور آپ ہی نے کئی سال پیشتر اعلان فرمایا کہ انگریزوں کو جماعت سے خلاف کئے ہوئے ظلموں کی سزا ملیگی احرار کا قلب سیاہ الٰہی گرفت کی کسی حرکت کو محسوس نہ کر سکا۔ کیا یہ ناقابل تردید طور پر ثابت نہیں کرتا کہ احرار کے مظالم کی فرد ان پر لگائے گئے ظلموں سے کہیں زیادہ تھی فاعتبروا یا اولی الابصار

واقعات کی اصل صورت

پس اگر مدیر کوثر اس بات سے انکار کرتے چلے جائیں کہ پنجاب گورنمنٹ کے افسروں کا ظلم انگریزوں کی سزا کا موجب نہیں ہوا تو یہ محض ان کی ضد ہے۔ ورنہ گزارشات مندرجہ بالا کی روشنی میں واقعات کی صورت یوں بنتی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ظالم لوگ ہلاک کئے جاتے ہیں حضرت فضل عمر ایدہ اللہ نے فرمایا کہ پنجاب کے افسروں نے جو کچھ کیا وہ ظلم تھا۔ اور اس کی سزا انگریز قوم کو اللہ تعالیٰ ضرور دے گا۔ کیونکہ وہ ظالم ہیں۔ نتیجہ یہ نکلا کہ انہیں سزا ملی اور مل رہی ہے جس سے کسی کو انکار نہیں ہو سکتا۔ کیا اس کے بعد بھی کوثر کا یہ ادعائے باطل کہ پنجاب کے افسروں کا ظلم ظلم نہ تھا۔ حالانکہ انگریزوں کو جن کے وہ نمائندہ تھے سزا مل رہی ہے۔ صریحاً آیت اللہ کا انکار نہیں؟

کیا نیک اور بد خدا کے نزدیک ایک ہی جیسے ہیں؟

مدیر کوثر "حقائق و معارف" کے سمندر میں عمیق غوطہ زنی کے بعد ایک یہ کوڑی بھی لائے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے کسی گروہ کو اپنا چہیتا نہیں بنا رکھا۔ ایبا و النسبت کبر کے اس مجسمے سے کوئی پوچھے۔ کہ کیا پھر خدا کے نیک بندے اور بدکار آدمی اس کی نگاہ میں ایک جیسے ہوتے ہیں۔ ام نجعل الذین آمنوا وعملوا الصالحات کالمفسدین فی الارض۔ ام نجعل المتقین کالفجار۔ کیا کفر کے مرکزوں میں خدا کے گھر بنانے والے۔ یورپ کے کلیساؤں میں اذانیں دینے والے۔ دین حق کی تبلیغ کو دنیا کے کناروں تک پہنچانے والے رکوع و سجود میں اپنے رب کے فضل اور اس کی رضا کے طلب گار راتوں کو اٹھ اٹھ کر اپنی سجدہ گاہ کو آنسوؤں کے سیلاب سے جل تھل کرنے والے ان زندان ناپاک میں محبوس و اسیر نفس پرستوں کی طرح ہیں جو مسجد میں پیچ و تاب کھاتے اور قوم کے دشمنوں کے ہاتھ قلیل سے قلیل قیمت پر بکنے کے لئے ہر آن تیار رہتے ہیں۔ کیا ان حزب اللہ ھم الغالبون اس عقیدے کے لئے نص صریح نہیں کہ اللہ تعالیٰ کا ایک ایسا گروہ بھی ہے کیا ان اللہ مع الذین اتقوا والذین ھم محسنون اس بات کا ناقابل تردید ثبوت نہیں کہ خدا اپنے دین کی نصرت کرنے والوں اور اس سے ڈرنے والوں کے ہمیشہ ساتھ رہتا ہے اور نادیدہ راہوں سے ان کی مدد کے لئے آتا ہے۔ میں سچ کہتا ہوں کہ قوت و شوکت کی غیر طبعی اور کاذب تمنا نے آپ لوگوں کی چشم بصیرت میں کالا موتیا اتار رکھا ہے علو فی الارض کے بھوکے کیا جانیں کہ خدا کی محبت کیا ہوتی۔ اور اس کی معیت کے کیا معنے ہیں۔ غضب ہے کہ یہ لوگ علوم دین کی مہارت کے مدعی ہیں اور قرآن کریم میں پڑھتے ہیں کہ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ یعنی اتباع سید دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم سے محبوبیت کا مقام حاصل ہوتا ہے۔ اور یہ مقام خودی کو بلند کرنے سے نہیں۔ محبت سید پاکاں صلی اللہ علیہ وسلم سے ملتا ہے اور پھر واقعی خدا ایسے بندوں سے ہر تقدیر سے پہلے پوچھتا ہے کہ بتا تیری رضا کیا ہے۔ ان لوگوں نے حاشیوں میں پڑھا ہے من عاد ولیا لی فقد اذنتہ للحرب۔ انہوں نے اپنے علمی چشم و دانا ڈاکٹر اقبال کے استاد پیر رومی کا یہ مصرعہ پڑھا ہوا ہے کہ ع

اولیا را اتصال حق اندازے پسر

لیکن پھر ان کو ان کی اپنی ذلت و نفرت سے ازلی محرومی کسی پاکباز کی محبوبیت کو تسلیم نہیں کرنے دیتی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نہایت بے خبری کی بات

مدیر "کوثر" نے ایک نہایت بے خبری کی یہ بات بھی کہہ دی۔ کہ ایک عجیب معیار سزا ہے۔ کہ اس میں احمدی اور غیر احمدی دونو مبتلا ہو رہے ہیں۔ اس عقل مجسم کی خدمت میں عرض ہے کہ یوم بدر کا نام اللہ تعالیٰ نے یوم الفرقان رکھا ہے۔ اور اسے اپنی نصرت کا ایک عظیم الشان نشان قرار دیا ہے جیسا کہ فرمایا ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ۔ اسی ایک جنگ پر کیا منحصر ہے۔ رسول پاک صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تمام غزوات خدا کے قہری نشان تھے۔ ان کے ذریعہ کفار کی بڑی شکستیں اور دین حق تمام ادیان پر غالب آیا۔ پھر کیا اسے معلوم نہیں۔ کہ ان جنگوں میں کس قدر مسلمان کام آئے۔ اور ان میں کتنے بڑے جلیل القدر صحابہ تھے۔ جو شہید ہوئے۔ ایک غزوۂ احد میں ستر صحابہ شہید ہوئے تھے (میں یہ نہیں کہتا۔ کہ یہ جنگ بدر و احد کی سی جنگ ہے۔ حاشا وکلا آپ کہیں اپنی کج فہمی سے بات کو اس طرف نہ کھینچ لے جائیں۔ ہمارا دعوےٰ ہے۔ کہ یہ جنگ اللہ تعالیٰ نے اس لئے برپا کی ہے۔ تا یورپین تہذیب کی منہدم دیواروں پر اسلامی نظام کی عمارت کھڑی کرے۔ پس یہ جنگ اسلام کے لئے یقیناً رحمت ہے) کیا مدیر "کوثر" اپنی تعلیمات اسلامی کی بناء پر یہ کہیں گے۔ کہ وہ سینکڑوں صحابہ جو ان جنگوں میں شہید ہوئے خدا کے قہر کا نشانہ بنے تھے۔ نعوذ باللہ

من ھذہ الھفوات

سراسر بہتان

مدیر "کوثر" کا یہ سراسر بہتان ہے۔ کہ حضرت فضل عمرؓ نے کسی واقعہ عالم کو اپنے انکار اور اپنی ذات کی طرف منسوب کیا ہے کیا اللہ کے بندے یہ نہ کہا کریں۔ کہ جو کچھ وہ خود نہیں کر سکتے۔ ان کا اللہ وہ کر سکتا ہے۔ پھر مدیر "کوثر" کی عقل ملاحظہ ہو۔ کہ حضرت ابراہیم کی وفات پر کسوف و خسوف کو جنگ سے تمیز نہیں کر سکتے۔ کہ یہ انسانی ہاتھوں سے لایا ہوا واقعہ ہے اور ایسے واقعات میں انسانی افکار اور دعاؤں کا لازماً دخل ہوتا ہے۔ کیا حضرت ابراہیمؑ کے بیٹے کوئی دعا ہوئی تھی۔ جس سے کسوف و خسوف واقعہ ہوا تھا۔ مدیر کوثر کو یاد رکھنا چاہیئے کہ نیچر کی ساری مشینری پاک انسانوں کی دعاؤں سے متاثر ہوتی رہتی ہے۔ اور اس میں کچھ بھی تعجب کی بات نہیں ہے۔

عجیب حکمت

اللہ تعالیٰ کی یہ عجیب حکمت ہے کہ اس نے قرآن کریم میں ایک مثال بیان فرما کر مدیر کوثر کے تمام اعتراضات کا ایک ہی جگہ ایسا مسکت جواب دے دیا ہے۔ کہ ان کا ایک اعتراض بھی ایسا نہیں جس کا اسی مثال میں جواب موجود نہ ہو۔ یہ کیس گویا مدیر "کوثر" کے کیس کے ساتھ on all fours ہے۔ وہ کیس حضرت صالح علیہ السلام اور قوم ثمود کا ہے۔ اگر مدیر "کوثر" نیک نیتی اور دیانت داری سے اس پر غور کرینگے۔ تو انہیں بڑا سبق حاصل ہوگا۔ قوم ثمود کو صالح علیہ السلام نے کہا کہ یہ اونٹنی جسے تم میری سمجھتے ہو۔ اسے اللہ کی سمجھو۔ اسے ارض اللہ پر آزادی سے چرنے دو۔ اور اس کا پانی نہ روکو۔ اگر تم نے اسے گزند پہنچایا۔ تو تم عذاب الیم کے مستوجب ٹھہروگے۔ یہ بات سنکر قوم کے متکبروں نے حضرت صالح سے کہا۔ کہ یہ اونٹنی جو تیس چالیس روپے کی ہوگی۔ اس کو یہ حیثیت کیونکر حاصل ہوگئی۔ کہ اگر ہم اسے کچھ کہیں۔ تو ساری قوم دکھ میں ڈال دی جائے۔ بہت بڑی بات ہے۔ جو تم نے مونہہ سے نکال۔ اور اپنا آپ نہیں دیکھا۔ کہ خدا کے چہیتے بن بیٹھے ہو۔ اگر ہم اس اونٹنی کو مار بھی دینگے۔ تو کیا ممکن ہے کہ الٰہی قانون انصاف میں اس حقیر ترین جرم کی سزا ساری قوم کی تباہی لکھی ہوئی ہو۔ ان متکبروں نے ازراہ تمسخر ضعیف و بیکس مومنوں سے کہا کہ تم نے سنا کہ صالح کیا کہتا ہے؟ کہتا ہے میں اللہ کا رسول ہوں۔ آخر ان کا سب سے بڑا شقی شرارت کے لئے اٹھا۔ خدا نے اس ایک کا جرم ساری قوم کا جرم سمجھا۔ اور پھر اس بیس تیس روپے کی اونٹنی کے عوض شہروں کے شہر مٹا دیئے بستیاں کی بستیاں ویران کر دیں۔ ہزاروں بے گناہ معصوم بچے یتیم اور ہزاروں بے خبر سہاگنیں بیوہ کر دیں اور ان کے اس عبرتناک انجام کی خدا کو ذرا بھی پروا نہ کی فدمدم علیھم ربھم بذنبھم فسوّٰھا ولا یخاف عقبٰھا خیال کرو اسی ایک گناہ کے بدلے میں ان سب کو ہلاک کر دیا۔ اور ولا یخاف عقبٰھا اور جانتے ہو یہ ہلاکت کیوں کر آئی۔ ایک خالص نیچرل واقعہ ہوا۔ کسوف و خسوف کی طرح کا واقعۂ عالم جس کا بظاہر گناہ سے کوئی تعلق نہ تھا۔ یعنی زلزلہ آیا۔ اور ظاہر ہے کہ زلازل دنیا میں روز آتے ہیں خدا فرماتا ہے فاخذتھم الرجفۃ فاصبحوا فی دارھم جاثمین۔ دنیاوی عقل کے مالک کہیں گے کہ جو مقام آتش خیز BELT پر واقع ہوگا۔ وہ زلازل کا نشانہ بنے گا۔ گناہ کا ان زلازل سے کیا تعلق ہے۔ اس وقت بھی مدیر "کوثر" کے روحانی بھائیوں نے کہا ہوگا۔ کہ ایک واقعۂ عالم کو اپنی ذات اور انکار کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔ اس وقت بھی مجرموں نے کہا ہوگا۔ کہ جرم کتنا حقیر تھا۔ اور سزا کیسی خطرناک ہے اس وقت بھی معیار عدل کا نام لے کر مدیر "کوثر" کے ہمنواؤں نے کہا ہوگا کہ یہ کیا معیار سزا ہے کہ ایک شقی کے جرم کی پاداش میں ساری قوم ہلاک کر دی گئی۔ اس وقت بھی ثمودی فرزانوں نے صالح کی غلط منطق پر اعتراض کرتے ہوئے کہا ہوگا کہ صالح اور اس کے مومن ابناء اللہ و احباؤہ ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ اور سمجھتے ہیں کہ سارا کارخانہ قدرت صرف ان کی مقصد برآری کے لئے حرکت کر رہا ہے۔ مدیر کوثر کا دل کس طرح اپنی ذرا ذرا سی حرکت میں اپنے اسلاف کے مشابہ ثابت ہوا۔ سچ ہے تشابھت قلوبھم قد بینا الآیات لقوم یعلمون۔ کیا مدیر "کوثر" کو اسی علم و دانش پر ناز ہے۔ انہیں عبرت آموزی کیلئے بار بار خدا کی یہ آیت پڑھنا چاہیئے فدمدم علیھم ربھم بذنبھم فسوّٰھا ولا یخاف عقبٰھا۔ خدا کو ثمود کے ہلاک ہو جانے کی اتنی بھی پروا نہ تھی جتنی ایک کیڑے کے پاؤں تلے آجانے کی ہوتی ہے

عالمگیر عذاب کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی

آخر میں میں ایک بات اور کہکر اس جواب کو ختم کرتا ہوں۔ اور وہ یہ ہے کہ تمام دنیا جو اس وقت اللہ تعالیٰ کی عبرتناک سزا کا مورد بنی ہوئی ہے۔ یہ آخر کیوں ہے خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ماکنا معذبین حتی نبعث رسولا۔ جب خدا کی طرف سے شیطان اور اس کی ذریت سے جنگ چھڑی ہوئی ہو تو یہ بد الٹی میٹم دینے والے سفیر کے نہیں چھڑ سکتی۔ عذاب تو اس وقت موجود ہے سوچنا چاہیئے کہ وہ سفیر کہاں ہے۔ خدا کے برگزیدہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آج سے اڑتیس سال پہلے اس عذاب کی ہو بہو تصویر الفاظ میں کھینچی ہے۔ اب جائے غور ہے کہ جب بالکل مطابق پیشگوئی وہ عذاب واقعہ ہو رہا ہے۔ تو یہی ماننا پڑے گا۔ کہ اس کے موجبات بھی وہی ہیں جو پیشگوئی کرنے والے نے بیان فرمائے۔

میں یہاں اس پیشگوئی کے الفاظ حضور کی کتاب حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۲۵۷ سے نقل کر دیتا ہوں۔ تا جس کے کان سننے کے ہوں سنے اور فائدہ اٹھائے۔ حضور فرماتے ہیں۔

"یاد رہے کہ خدا نے مجھے عام طور پر زلزلوں کی خبر دی ہے پس یقیناً سمجھو کہ جیسا کہ پیشگوئی کے مطابق امریکہ میں زلزلے آئے ایسا ہی یورپ میں بھی اور نیز ایشیا کے مختلف مقامات میں آئیں گے۔ اور بعض

حضرت مصلح موعود کی آخری تنبیہ

"ہماری جماعت میں تبلیغ کے متعلق خطرناک طور پر سستی پائی جاتی ہے۔ جماعتوں کا فرض ہے کہ وہ اس کو دور کرنے کی کوشش کریں"۔

"ہماری جماعت کا ہر لیکچرار، ہر خطیب اسکو دوہراتا ہے کہ ہندوستان کی جماعت کو بڑھاو ورنہ خطرہ ہے کہ وہ مصفیٰ تعلیم جو تیرہ سو سال کے بعد آئی ایسے ہاتھوں میں چلی جائے جو اسکو ناپاک کر دیں"۔ خدا تعالیٰ نے ہم پر فرض کر دیا ہے کہ ہم اپنی جانوں اور مال سے اس کے دین کی تبلیغ کریں ہمارے پاس سستا تبلیغی لٹریچر موجود ہے۔ اس لئے ہمارے مرد و زن پر فرض ہے۔ کہ وہ اسکی خوب اشاعت کریں۔

عبد اللہ الہ دین سکندر آباد دکن

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ان میں قیامت کا نمونہ ہوں گے۔ اور اس قدر موت ہوگی کہ خون کی نہریں چلیں گی۔ اس موت سے پرند چرند بھی باہر نہیں ہوں گے اور زمین پر اس قدر سخت تباہی آئے گی۔ کہ اُس روز سے کہ انسان پیدا ہوا ہے ایسی تباہی کبھی نہیں آئی ہوگی۔ اور اکثر مقامات زیرو زبر ہو جائیں گے۔ کہ گویا ان میں کبھی آبادی نہ تھی۔ اور اس کے ساتھ اور بھی آفات زمین و آسمان میں ہولناک صورت میں پیدا ہوں گی یہاں تک کہ ہر ایک عقلمند کی نظر میں وہ باتیں غیر معمولی ہو جائیں گی۔ اور ہیئت اور فلسفہ کی کتابوں کے کسی صفحہ میں ان کا پتہ نہ ملے گا۔ تب انسانوں میں اضطراب پیدا ہوگا۔ کہ یہ کیا ہونے والا ہے۔ اور بہتیرے نجات پائیں گے اور بہتیرے ہلاک ہو جائیں گے۔ وہ دن نزدیک ہے بلکہ میں دیکھتا ہوں کہ دروازے پر ہے کہ دنیا ایک قیامت کا نظارہ دیکھے گی۔ اور نہ صرف زلزلے بلکہ اور بھی ڈرانے والی آفتیں ظاہر ہوں گی۔ کچھ آسمان سے اور کچھ زمین سے۔ یہ اس لئے کہ نوع انسان نے اپنے خدا کی پرستش چھوڑ دی اور تمام ہمت اور تمام خیالات سے دنیا پر ہی گر گئے۔ اگر میں نہ آیا ہوتا تو ان بلاؤں میں کچھ تاخیر ہو جاتی پر میرے آنے کے ساتھ خدا کے غضب کے مخفی ارادے جو ایک بڑی مدت سے مخفی تھے ظاہر ہو گئے۔ جیسا کہ خدا نے فرمایا ما کنا معذبین حتیٰ نبعث رسولا۔ اور توبہ کرنے والے امان پائیں گے۔ اور وہ جو بلا سے پہلے ڈرتے ہیں ان پر رحم کیا جائے گا۔ کیا تم خیال کرتے ہو کہ تم ان زلزلوں سے امن میں رہو گے۔ یا تم اپنی تدبیروں سے اپنے تئیں بچا سکتے ہو۔ ہرگز نہیں انسانی کاموں کا اُس دن خاتمہ ہوگا۔ یہ مت خیال کرو کہ امریکہ وغیرہ میں سخت زلزلے آئے اور تمہارا ملک ان سے محفوظ ہے۔ میں تو دیکھتا ہوں کہ شاید ان سے زیادہ مصیبت کا نمونہ دیکھو گے۔ اے یورپ تو بھی امن میں نہیں اور اے ایشیا تو بھی محفوظ نہیں۔ اور اے جزائر کے رہنے والو کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کرے گا۔ میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں۔ وہ واحد یگانہ ایک مدت تک خاموش رہا اور اُس کی آنکھوں کے سامنے مکروہ کام کئے گئے اور وہ چپ رہا۔ مگر اب وہ ہیبت کے ساتھ اپنا چہرہ دکھائیگا جس کے کان سننے کے ہوں سنے کہ وہ وقت دور نہیں۔ میں نے کوشش کی کہ خدا کی امان کے نیچے سب کو جمع کروں۔ پر ضروری تھا کہ تقدیر کے نوشتے پورے ہوں۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس ملک کی نوبت بھی قریب آتی جاتی ہے۔ نوح کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آجائیگا۔ اور لوط کی زمین کا واقعہ تم بچشم خود دیکھ لوگے۔ مگر خدا غضب میں دھیما ہے توبہ کرو تا تم پر رحم کیا جائے۔ جو خدا کو چھوڑتا ہے۔ وہ ایک کیڑا ہے۔ نہ کہ آدمی اور جو اس سے نہیں ڈرتا وہ مردہ ہے نہ کہ زندہ۔"

سر۔ دانت اور ہر قسم کے درد کو ۵ منٹ میں آرام۔ سفر و حضر میں آپ کا مددگار

نیشنل الیکٹرک بام

چاقو سے کٹے ہوئے۔ آگ سے جلے ہوئے کو دو دن میں آرام

مکمل فہرست ادویات مفت

معقول کمیشن پر ہر جگہ ایجنٹوں کی ضرورت ہے

نیشنل دواخانہ پنج پیر ۱۰ جالندھر شہر

طبیہ عجائب گھر کے متعلق حکیم یوسف حسن صاحب ایڈیٹر نیرنگ خیال جنرل سکرٹری ڈسٹرکٹ طبیہ کمیٹی لاہور کی رائے

"دیسی ادویات کی ترقی اور کامیابی کا دارومدار محض اصلی اشیاء کی بہم رسانی پر موقوف ہے طبیہ عجائب گھر قادیان کی شہرت سُن کر میں خود قادیان دارالامان پہنچا۔ اور طبیہ عجائب گھر قادیان کی نادر طبی اشیاء کا معائنہ کیا۔ طبیہ عجائب گھر قادیان کی اشیاء دیکھنے پر چھ گھنٹے صرف ہوئے۔ مگر پھر بھی سیری نہ ہوئی۔ ایک سے ایک لاجواب تحفہ تھا۔ اگر دیسی ادویات کا ایسا نادر ذخیرہ ہر شہر میں موجود ہو تو دیسی طب کو چار چاند لگ جائیں۔ ہم نے خود ایک سو پچیس روپے کا مال اپنے دواخانہ کے لئے خریدا۔ اور آئندہ کے لئے کئی سو روپے کا آرڈر دیا۔ ہندوستان بھر میں کمیاب نایاب دوائیں صرف طبیہ عجائب گھر قادیان سے ہی مل سکتی ہیں۔ زمرد۔ لاجورد۔ مرجان۔ عقیق۔ یشب۔ نیلم اور ہر قسم کے جواہرات اور پھر ان کی رحیوں [illegible] آجکل بازار میں طباشیر۔ عقرقرحا۔ دارچینی مصطگی جدوار اور [illegible] چینی تک نقلی مل رہی ہیں۔ فائدہ کیسے ہو۔ لیکن طبیہ عجائب گھر قادیان میں یہ تمام چیزیں اصلی موجود ہیں۔ امراء و رؤساء اور اطبا نیز دیسی دوا خانوں کو طبیہ عجائب گھر قادیان سے تمام دیسی ادویات طلب کرنی چاہئیں۔ کستوری۔ عنبر مروارید۔ زعفران وغیرہ ہر چیز اصلی موجود ہے۔ ہم طبیہ عجائب گھر کے معائنہ سے بے حد مسرور ہوئے۔ اور حکیم عبدالعزیز صاحب کو ان کی اس گراں بہا طبی خدمت پر مبارکباد پیش [illegible] ہیں۔"

سٹینڈرڈ کپڑے
کی ۱۰۰ سو سے اوپر

مختلف قسمیں ہیں۔ یہ بہت اچھا اور پائیدار کپڑا ہے۔ خوردہ بکری کی بعض قیمتیں حسب ذیل ہیں:۔

قمیض کا کپڑا ۳۹ [illegible] فی گز

ڈرل ان کمپلیٹ ۲۹ ۹ آنے ایک [illegible]

۱/۱" بورڈر حاشیے کی دھوتی ۲۵ [illegible]

تین روپے ۷ آنے فی جوڑا +

۱" بورڈر کی ساری ۴۴ x ۱۰/۲ گز [illegible] روپے چار آنے فی [illegible] دسوتی [illegible] ساڑھے [illegible]

[illegible] لکھی ہوئی قسموں کے علاوہ بعض زیادہ سستی قسمیں [illegible] ہر ایک میں حسابات [illegible] ہیں۔ آپ کے نزدیک ہی ایک سٹینڈرڈ کپڑے کی دکان موجود ہے۔

CONTROL

محکمہ انڈسٹریز اینڈ سول سپلائیز دہلی نے شائع کیا

شکریہ

میاں غلام محمد صاحب ٹالسٹ لاہور کے ہاں پہلا لڑکا تولد ہوا ہے جس کی خوشی میں انہوں نے پانچ روپے کی رقم اس غرض سے ارسال فرمائی ہے کہ مستحق شخص کے نام الفضل کا خطبہ نمبر جاری کر دیا جائے

جزاھم اللہ احسن الجزا

دعا ہے اللہ تعالیٰ مولود کو نیک خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے

منیجر الفضل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وی پی ارسال کر دیئے گئے ہیں۔ احباب وصول فرما کر ممنون فرمائیں

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

ماسکو ۱۳ اکتوبر - سیمل کے رقبہ میں ٹینکوں کی بہت بڑی لڑائی شروع ہو گئی ہے۔ جہاں روسیوں نے دو فوجوں اور دو سو ٹینکوں کے ساتھ حملہ شروع کر دیا ہے۔ سیمل پر چو طرفہ حملہ کیا گیا۔ روسی ٹینکوں کے ہمراہ بڑی بڑی توپیں بھی ہیں۔ سیمل بحیرہ بالٹک کی مشہور جرمن بندرگاہ ہے۔

دہلی ۱۳ اکتوبر - ایسوسی ایٹڈ پریس کا نامہ نگار اٹلی سے لکھتا ہے۔ کہ آٹھویں فوج نے جرمنوں کے خلاف نیا حملہ شروع کر دیا ہے۔ اور سیوگیا ڈے مرکیٹو اسرا جیفیو تک سارے محاذ پر ۲ میل تک پیش قدمی کی ہے۔ جرمنوں کی مزاحمت کمزور ہو گئی ہے۔ اور وہ نئے مورچوں پر پیچھے ہٹ گئے ہیں۔ آٹھویں فوج نے دریائے فیومیچنو پر مزید مورچے قائم کر لئے ہیں۔

پیرس ۱۳ اکتوبر - جنرل آئزن ہاور نے کل ملکی نامہ نگاروں کو بتایا۔ کہ جب تک جرمنی کو شکست نہ ہو جائے گی اتحادی اپنی جارحانہ کارروائیاں جاری رکھیں گے آپ نے اس بارہ میں کچھ کہنے سے انکار کر دیا۔ کہ جنگ کب تک ختم ہو گی۔

لنڈن ۱۳ اکتوبر - ماسکو ریڈیو سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ بلغاریہ نے اتحادیوں روس۔ امریکہ اور برطانیہ کی عارضی صلح کی ابتدائی شرائط منظور کر لی ہیں۔

سیالکوٹ ۱۳ اکتوبر - ملک خضر حیات وزیر اعظم پنجاب نے ایک پبلک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ پنجاب گورنمنٹ نے سپاہیوں کو کئی مراعات دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ ان میں سے ایک یہ ہے۔ کہ انہیں ....۰ ایکڑ زمین دی جائے گی۔ سرکاری محکمہ جات کی مستقل اسامیوں پر فوجیوں ہی کو لگایا جائے گا۔

لنڈن ۱۳ اکتوبر - روسی فوجوں اور یوگو سلاوی محب وطن پرستوں نے بلگریڈ کو گھیر لیا ہے۔ جرمن کمانڈر اور اس کا سٹاف بھاگ گیا ہے۔

لاہور ۱۳ اکتوبر - برآمد کے موجودہ کوٹہ کے علاوہ حکومت پنجاب نے پنجاب سے فوری برآمد کے لئے پچاس ہزار ٹن گندم کی مزید مقدار کا اعلان کیا ہے۔ تقریباً تین ماہ کے بعد صورت ... ضرور لیا جائے گا۔ اور اگر رسد کے متعلق حالات نے اجازت دی تو پچاس ہزار ٹن کی مزید مقدار بھیج دی جائے گی

لاہور ۱۳ اکتوبر - پنجاب کے ڈائرکٹر پبلک ہیلتھ نے ایک انٹرویو میں اعلان کیا ہے۔ کہ پنجاب میں عملی طور پر ہیضہ کی وبا ختم ہو چکی ہے

نئی دہلی ۱۳ اکتوبر - محکمہ خوراک کے دو افسر چوہوں کو ہلاک کرنے کے موثر طریقے ڈھونڈنے میں لگے ہوئے ہیں۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ ہندوستان میں چوہے ہر سال دس لاکھ ٹن اناج کھا جاتے ہیں۔ بمبئی گورنمنٹ نے اعلان کیا ہے۔ کہ ایک چوہا مارنے کے عوض دو پیسے دیئے جائیں گے یہ بھی اندازہ لگایا گیا ہے کہ چوہوں کا ایک جوڑا ہر سال آٹھ سو چوہے پیدا کرنے کا ذریعہ بنتا ہے۔ اور اس وقت چوہوں کی آبادی انسانوں کی آبادی کے برابر ہے

راولپنڈی ۱۳ اکتوبر - اہالیان ریاست کشمیر نے ریاست سے اخروٹ دگری اخروٹ کی برآمد بند کر دی ہے۔ کیونکہ وہاں تیل کی بے حد قلت ہے

لنڈن ۱۳ اکتوبر - ہاؤس آف لارڈز کے لیڈر لارڈ بورن نے بین الاقوامی امن کانفرنس کے قیام کے سوال پر جواب دیتے ہوئے کہا کہ ضرورت پڑے تو امن قائم کرنے کے لئے مسلح فوج کو بھی حرکت میں لایا جا سکتا ہے۔ بین الاقوامی نظام کی فوجیں اتنی مضبوط ہونی چاہئیں۔ کہ ظالم ملکوں کو پتہ لگ جائے کہ اگر وہ تشدد پر اتر آئیں۔ تو ان کو شکست دی جائے گی

لنڈن ۱۳ اکتوبر - باخبر حلقوں کا بیان ہے کہ ہنگری نے روس سے عارضی صلح کی بات چیت شروع کر دی ہے۔

لنڈن ۱۳ اکتوبر - اطلاع مظہر ہے کہ امریکی فوجیں آخن میں داخل ہو گئی ہیں۔ اور وہاں اس وقت گھمسان کا رن پڑ رہا ہے سڑکیں ویران اور ملبہ کے ڈھیروں سے اٹی پڑی ہیں۔ اور شہر دوزخ کا نمونہ بنا ہوا ہے۔

نئی دہلی ۱۳ اکتوبر - معلوم ہوا ہے کہ ۱۹۴۲ء میں ادھار اور پٹہ کے انتظام کے ماتحت ۲۶۶۷ موٹریں ہندوستان آئیں اس سال کے پہلے مہینوں میں ۱۶۱۵ موٹریں آئیں

لنڈن ۱۳ اکتوبر - حکومت برطانیہ نے اعلان کیا ہے کہ جنگ کے دوران میں جس قدر کارخانے بنائے گئے ہیں۔ ان میں سے کچھ حکومت لوگوں کو دینے کے لئے تیار ہے۔ ایک ہزار کارخانے پہلے ہی پرائیویٹ فرموں کے حوالے کئے جا چکے ہیں۔

لنڈن ۱۳ اکتوبر - جرمنی نیوز ایجنسی نے اعلان کیا ہے کہ وائنا (آسٹریا) کے ۱۶ سال سے ۶۵ سال تک کی عمر کے تمام مردوں اور عورتوں کی لازمی بھرتی کا حکم جاری کر دیا گیا ہے۔ تاکہ وہ خندقیں کھود سکیں۔ اور قلعہ بندیاں تعمیر کر سکیں ہنگری کے رسل و رسائل کے ذرائع درہم برہم ہو گئے ہیں۔ کیونکہ روسی فوجیں بوڈاپسٹ کو بلگریڈ سے ملانے والی سڑک کو عبور کر چکی ہیں۔

لنڈن ۱۳ اکتوبر - پرسوں ساری رات برطانیہ کے جنوب مشرقی ساحل کے علاقہ میں رہنے والے لوگوں کو ڈنکرک کے علاقہ کی طرف سے خوفناک دھماکوں کی آوازیں سنائی دیتی رہیں سمندر کے ساحل کے علاقہ کے مکانوں کی کھڑکیاں اور دروازے کھڑکھڑاتے رہے اور ساحل کے گشتی سپاہیوں کو رودبار کے پار وقتاً فوقتاً روشنی دکھائی دیتی رہی۔ خیال کیا جاتا ہے کہ ڈنکرک پر نفت اور بڑی حملہ شروع ہو گیا ہے۔

لاہور ۱۳ اکتوبر - خواجہ نذیر احمد سابق ایڈیشنل رسیور کے متعلق ۱۷ اکتوبر کو ہائیکورٹ میں اپیل کی سماعت ہو گی خواجہ صاحب کی طرف سے مسٹر کھوسلا اجازی ڈیپاٹی ممبر سندھ اسمبلی پیش ہوں گے۔

لنڈن ۱۳ اکتوبر - امریکی ہوائی جہازوں نے جنگی جہازوں سے آڑ کر فلپائن کے جزیرہ پر حملہ کیا۔ اور لوزان کے اڈے پر بم برسائے جزیرہ فارموسا پر کل دن کے وقت حملہ کیا گیا۔ اس کے متعلق ابھی کوئی فیصلہ نہیں ہوئی۔ لیکن جاپانیوں نے تسلیم کیا ہے کہ ایک ہزار جہازوں نے حملہ کیا۔ اور چار مقامات پر بم برسائے۔

(۲) ہندوستان کے اڈوں سے اڑ کر مرتبان کی خلیج پر حملہ کیا گیا۔ اور مور مین کی وادی میں ریل کے ڈپو وغیرہ پر نشانے لگائے گئے۔

ماسکو ۱۳ اکتوبر - ہنگری میں روسی فوجیں بوڈاپسٹ سے ۴۰ میل دور رہ گئی ہیں۔ مشرقی پرشیا میں کچھ اور گاؤں پر روسی فوجوں نے قبضہ کر لیا

لنڈن ۱۳ اکتوبر - آخن کی لڑائی بڑے زور سے ہو رہی ہے۔ شہر کا ۸۵ فی صدی حصہ بالکل تباہ ہو گیا ہے خیال کیا جاتا ہے کہ جرمن فوجیں آخری دم تک لڑیں گی۔ ہماری کچھ اور فوجیں ایک اور طرف سے جرمنی میں نو میل آگے بڑھ گئی ہیں

لنڈن ۱۳ اکتوبر - جنرل آئزن ہاور کے اعلان میں بتایا گیا ہے کہ شیلٹ کے دہانے پر جو جرمن فوجیں موجود ہیں ان کے شمال میں اتحادی فوجیں اتر گئی ہیں۔ اینٹ ورپ کے شمال میں گھمسان کی لڑائی ہو رہی ہے اور دو رلون کے گاؤں سے دشمن کا بالکل صفایا کر دیا گیا ہے ہماری فوج سات سو گز اور آگے بڑھ گئی ہے

لنڈن ۱۳ اکتوبر - آخن پر حملہ جاری ہے ۸۵ فیصدی سے زیادہ حصہ شہر میں آگ بھڑک رہی ہے۔ اتحادی ہوائی جہاز بم برسا کر شہر کو اینٹ پتھر کا ڈھیر بنا رہے ہیں۔

لنڈن ۱۳ اکتوبر - مشرقی فرانس میں پراوا کے جنگل میں جرمنوں کا صفایا کر دیا گیا ہے اور ہمارے دستے پراوا شہر میں پہنچ گئے ہیں

شباکن

ملیریا کی کامیاب دوا ہے

کونین کے اثرات بد کا شکار ہوئے بغیر اگر آپ اپنا یا اپنے عزیزوں کا بخار اتارنا چاہیں تو شباکن کا استعمال کریں۔ قیمت یک صد قرص عہ پچاس قرص ۱۲؍

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah